بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ارشاداتِ عالیہ

طاہریہ اشرفیہ

مرتبہ

الحاج سید احمد اشرف شاہ اشرفی الجیلانی

شائع کردہ، مکتبہ طاہریہ اشرف آباد کراچی

ارشاداتِ عالیہ طاہریہ اشرفیہ

پیرِ طریقت عالمِ باعمل صوفیٔ باصفا

الحاج حضرت سیدنا طاہر اشرف شاہ الجیلانی رحمۃ اللہ علیہ

مرتبہ

حضرت الحاج حافظ سید احمد اشرف شاہ الجیلانی

سجادہ نشین

درگاہ عالیہ اشرفیہ اشرف آباد کراچی

ناشر

مکتبہ طاہریہ اشرف آباد کراچی

نام کتابچہ ______ ارشاداتِ عالیہ طاہریہ اشرفیہ

نام مرتب ______ سید احمد اشرف شاہ اشرفی الجیلانی

خوشنویس ______ اسلام النبی صاحب ڈرگ روڈ (بریلوی)

مطبع ______ ڈیسینٹ پرنٹنگ پریس آرام باغ روڈ کراچی

طابع و ناشر ______ میاں احسان الٰہی

طبع اوّل ______ مئی ۱۹۶۷ء

تعداد ______ ۵۰۰

صفحات ______ ۳۴

قیمت ______ پچاس پیسہ

—— ooo ——

ملنے کا پتہ

- درگاہ عالیہ اشرفیہ اشرف آباد گولی مار کراچی
- کاٹن ملز اسٹور پی، ایم اے بلڈنگ کراچی
- فرینڈز پبلیکیشنز - گلی پترانوالی - ملتان۔

پیر طریقت، عالم باعمل صوفی باصفا مرشد کامل

حضرت الحاج سیدنا طاہر اشرف

شاہ اشرفی الجیلانی قدس سرہ العزیز

کے ارشادات عالیہ اور اقوال مبارکہ

کا ایک مختصر لیکن گراں قدر، جامع

مؤثر اور بصیرت افروز نصیحت آموز

مجموعہ

ارشادات عالیہ طاہریہ اشرفیہ

خود پڑھیے ـــــــ دوسروں کو پڑھائیے

اور ثواب دارین حاصل کیجیے

ترتیب

گذارش

آپ کو اچھی طرح یاد ہوگا کہ "راہ نجات" حصہ دوم میں میں نے آپ سے ایک وعدہ کیا تھا اور صفحہ ۹۱ پر میں نے لکھا تھا۔

"حضرت طاہر اشرف جلالی قدس سرہٗ اپنے وقت کے جلیل القدر بزرگ، عالم باعمل، پیر کامل اور ولی اللہ تھے آپ کے مریدین اور عقیدتمندوں کی تعداد بلا مبالغہ لاکھوں سے اوپر ہے۔ جو برصغیر پاک و ہند کے چپے چپے میں پھیلے ہوئے ہیں۔ آپ کی علمیت و قابلیت اور عظمت و بزرگی کا یہ عالم تھا۔ کہ وقت کے جلیل القدر علماء، صوفیاء آپ کی محفل پاک میں چند لمحے دو زانو بیٹھ کر گزارنا اپنے لئے سعادت عظمیٰ سمجھتے تھے۔

عبادت و ریاضت، ذکر و تلاوت، رشد و ہدایت، تبلیغ و نصیحت اور مسلمان عوام و خواص کی قرآن و حدیث کے عین مطابق تعلیم و تربیت آپ کا مشن تھا۔ آپ کا مقصد زندگی تھا۔ آپ سے بےشمار کرامات ظہور پذیر ہوتی رہی ہیں جنہیں میں ان شاء اللہ عنقریب ایک علیحدہ کتابچے کی شکل میں پیش کرنے کی سعادت حاصل کروں گا۔"

یہ تھا آپ سے اور بالخصوص اپنے ان روحانی معتقدین سے میرا وعدہ جو بھارت کے دور دراز علاقوں میں رہتے ہیں۔ اور جن کی محبت و عقیدت کا یہ عالم ہے۔ کہ حضرت کے ارشادات عالیہ کو نہایت حسن و خوبی اور باقاعدگی کے ساتھ زیور طباعت سے آراستہ کرتے ہیں۔ اور ہر حلقہ میں حتیٰ کہ غیر مسلموں کی محفلوں میں بھی پہنچاتے ہیں۔ نیز میرے معمولی خطوط کو بھی اپنے لئے ایک گرانقدر سرمایہ سمجھتے ہیں۔ اپنے ان مریدین و معتقدین کی اس محبت و عقیدت کی میرے دل میں بڑی جگہ ہے۔ میں اس کو اپنا فرض منصبی سمجھتا ہوں کہ قرآن و حدیث کی روشنی میں ان سب کی رہنمائی کروں اور ان تک خدا و رسولؐ، صحابہ کرام اور بزرگان دین کی تعلیمات

پہنچاؤں۔ اسی مقصد کے لئے میں نے اشاعت کا یہ سلسلہ شروع کیا ہے۔ جس کے تحت مختلف کتب شائع ہو چکی ہیں اور ان کتب کی مقبولیت کا عالم یہ ہے۔ کہ اب تک ہزاروں کی تعداد میں پھیل چکی ہیں حسب وعدہ میں یہ چاہتا تھا کہ جس قدر جلد ممکن ہو سکے "کرامات طاہریہ اشرفیہ" کتابی شکل میں شائع کر دوں۔ لیکن میری تبلیغی سرگرمیاں اور دیگر بے پناہ مصروفیات نے مجھے اتنی مہلت ہی نہ دی۔

اگرچہ میں اپنا یہ وعدہ پورا نہیں کر سکا ہوں اور اس وعدے کی تکمیل کے لئے کچھ عرصہ کی اور مہلت چاہتا ہوں۔ لیکن مجھے خوشی ہے اس بات کی اور آپ سب کے لئے بھی یہ چیز مسرت کا باعث ہو گی کہ والد محترم حضرت قبلہ قدس سرہ کے ارشادات عالیہ اور اقوال عالیہ پر مشتمل ایک کتابچہ پیش کرنے کی سعادت حاصل کر رہا ہوں۔ میں سمجھتا ہوں کہ اس کتابچے کی اہمیت بہت زیادہ ہے اور مطالعے کے بعد آپ بھی یقیناً اس حقیقت کا اعتراف کریں گے۔

حضرت قبلہ کے ارشادات عالیہ جمع کرنے اور انہیں ترتیب دینے میں مجھے سخت مشکلات کا سامنا کرنا پڑا ہے۔ لیکن ان کا یکجا ہو کر عوام و خواص تک پہنچنا کیونکہ انتہ ضروری ہے۔ اور تبلیغی نقطہ نظر سے تو میرے نزدیک اس کی اہمیت بہت ہی زیادہ ہے۔ اس لئے میں نے اس کی طرف خاص توجہ دی اور خدا کا شکر ہے۔ کہ میں اس اہم کام کی تکمیل میں کامیاب ہو گیا ہوں۔

میں اسے اپنی خوش قسمتی سمجھتا ہوں۔ کہ حضرت قبلہ والد محترم قدس سرہ کے ہمراہ مختلف مقامات کے سفر کئے اور ان کی تبلیغی سرگرمیوں کے انداز کو نہ صرف یہ کہ قریب سے دیکھنے کی سعادت حاصل کی بلکہ خود ان سرگرمیوں میں شریک رہنے کا شرف بھی حاصل کیا۔ اب میری کوشش یہ ہے۔ کہ حضرت قبلہ ہی کے انداز میں اپنی سرگرمیوں کو جاری رکھوں اس مقصد کے لئے مجھے آپ حضرات کے تعاون کی اشد ضرورت ہے۔ اور یہ تعاون دراصل ہم سب کا فرض بھی ہے یعنی تبلیغ دین۔ آپ سے درخواست ہے۔ کہ آپ اپنے فرض کا احساس کریں اور تبلیغی سرگرمیوں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیں۔ اس کتابچے کو بالخصوص زیادہ سے زیادہ لوگوں تک پہنچائیں اللہ تعالٰے اس کا اجر دے گا

کتاب کی قیمت لاگت کے برابر رکھی گئی ہے۔ مجھے اس سے کسی قسم کا نفع مقصود نہیں۔ سب سے بڑا نفع تو یہی ہے۔ کہ اللہ تعالےٰ میری ان کوششوں کو قبول فرمائے۔

آخری بات میں اپنے معتقدین سے یہ کہنا چاہتا ہوں۔ کہ وہ انفرادی سرگرمیوں کے ساتھ ساتھ اجتماعی سرگرمیوں میں بھی حصہ لیں۔ اس مقصد کے لئے میں نے درگاہ عالیہ میں اجتماعات کا اہتمام کیا ہے۔ حلقۂ اشرفیہ کے قیام کا مقصد بھی یہی ہے۔ ان اجتماعات میں شرکت آپ سب کے لئے بھی نہایت ضروری ہے۔

آخر میں میں سب کے لئے اللہ تعالیٰ کے حضور دست بدعا ہوں۔ کہ ہر مسلمان پر اپنا رحم و کرم اور فضل فرمائے۔ آمین۔ ثم آمین

فقیر سید احمد اشرف شاہ

گلشن اشرفی کے ایک گلاب — ان کا کوئی نہیں جہاں میں جواب
یہ ہیں روشن مثالِ شمس و قمر — ہیں منور انہیں سے قلب و نظر
یہ غلاموں کے کام آتے ہیں — ان پہ لاکھوں سلام آتے ہیں
متقی اور پارسا ہیں یہ — دیکھو جنت کا راستہ ہیں یہ

ان کے دامن سے منسلک ہو جاؤ
اور جنت میں تم جگہ پاؤ!

اظہارِ حقیقت

(از قلم مولینا حافظ شبیر احمد دہلوی فاضل عربی و اسلامیات) شاگرد خاص غزالیٔ دوراں حضرت
علامہ احمد سعید شاہ صاحب کاظمی مدظلہ العالی شیخ الحدیث اسلامی یونیورسٹی ڈ بہاولپور)

مجھے اپنی اس خوش قسمتی پر ناز ہے کہ میں نے اپنی گنہگار آنکھوں سے اعلیٰ حضرت پیر طریقت قبلہ سیدنا طاہر اشرف شاہ الجیلانی رحمۃ اللہ علیہ کی زیارت کی ہے ان کی ارشادات عالیہ سننے کا شرف حاصل رہا ہے۔ اور حضرت قبلہ قدس سرہ کی محفل مبارکہ کا یہ رنگ بھی دیکھا ہے۔ کہ بڑے بڑے علماء دو زانو بیٹھے ہیں۔ اور اپنے لئے دعا کی درخواست کرتے ہیں۔ حضرت کے جلال و جمال کے مختلف رنگ بھی دیکھے ہیں۔ جلالی کیفیت اس وقت طاری ہوتی تھی۔ جب مریدین اور معتقدین نماز سے غفلت برتتے ہوتے تھے۔ یا دینی معاملات پر دنیوی معاملات کو ترجیح دینے لگتے تھے۔ حضرت تربیت کے معاملے میں نہایت سخت تھے طریقت و شریعت کا حسین امتزاج میں نے یہیں دیکھا ہے۔ حضرت کی وفات کے بعد الحاج مولینا حافظ سید احمد اشرف شاہ الجیلانی مدظلہ العالی نے حضرت قبلہ کی توقعات کے عین مطابق سلسلے معاملات کو نہایت حسن و خوبی سے سنبھالا۔ اور اب مجھے یہ فخر بھی حاصل ہے۔ کہ حضرت سید احمد اشرف شاہ الجیلانی کی متبرک محفلوں میں شریک ہوتا ہوں۔ اور اپنا دامن حضرت کی پند و نصائح کے انمول موتیوں سے بھرتا رہتا ہے۔ بالکل اپنے والد بزرگوار کا سا انداز ہے۔ اور بالکل انہی کے نقش قدم پر چل رہے ہیں۔ یہی وجہ ہے۔ کہ حضرت کے مریدین و معتقدین میں اضافہ روز افزوں ہوتا جا رہا ہے۔ اور تبلیغ کا سلسلہ بھی روز بروز بڑھتا جا رہا ہے۔ یہ سب کچھ دیکھ کر بے انتہا خوشی ہوتی ہے اور اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کا وہ فرمان یاد آ جاتا ہے جس پر آج حضرت سید احمد اشرف شاہ الجیلانی پوری طرح عمل پیرا ہیں یعنی "میرے بعد سید احمد اشرف یقیناً میرے اس سلسلے کو جاری رکھیں گے۔ کیونکہ ان کی تربیت پر میں نے خاص توجہ دی ہے۔ اور ان کو خلافت دینے میں بزرگوں کی خوشنودی بھی شامل حال رہی ہے"۔

اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کے ارشادات عالیہ کو یکجا کرنا یقیناً ایک مشکل اور دقت طلب کام تھا۔ لیکن

یہ کام جتنا مشکل تھا۔ اتنا ہی اہم اور ضروری تھا۔ جناب سید احمد اشرف مدظلہ العالی نے "ارشادات طاہریہ" شائع کر کے بلاشبہ ایک بہت بڑا کارنامہ انجام دیا ہے۔ اور سلسلۂ اشرفیہ میں اپنے لئے ایک نمایاں مقام حاصل کر لیا ہے۔ ارشادات عالیہ وہ انمول موتی ہیں۔ جن کی قیمت کا تصور بھی ممکن نہیں ان کی قدر و قیمت کا اندازہ ان کے مطالعہ کے بعد ہی لگایا جائے گا۔ مجھے امید ہے کہ یہ کتابچہ ہاتھوں ہاتھ لیا جائے گا۔ اور ہر طبقے میں اس کی مانگ پیدا ہوگی۔ میں اس حقیقت کا اظہار کئے بغیر نہیں رہ سکوں گا۔ کہ حضرت سید احمد اشرف مدظلہ کا یہ تبلیغی سفر خاندان اشرفیہ کی عظمت و خصوصیت میں اضافے کا باعث بنے گا۔ اور حضرت کو بندگان خاندان اشرفیہ کی روحانی خوشنودی حاصل ہوگی۔ اللہ تعالیٰ حضرت کی عزائم میں برکت دے آمین!

مجھے یقین ہے۔ کہ یہ کتاب ہر لحاظ سے بڑی مفید ثابت ہوگی۔ ہر شخص کا یہ فرض ہے۔ کہ وہ اس کتاب کو خود پڑھے اور دوسروں کو پڑھائے۔ بلکہ حصول ثواب کے لئے اس کتاب کو خرید کر مفت تقسیم کریں۔ مشیر احمد علوی

دارا و سکندر سے وہ مرد فقیر اولیٰ
ہو جس کی فقیری میں بوئے اسد اللّٰہی

○

نے تخت و تاج میں نے لشکر و سپاہ میں ہے
جو بات مرد قلندر کی بارگاہ میں ہے۔ اقبالؒ

ارشادات عالیہ

طاہریہ اشرفیہ

پیرِ طریقت، عالمِ باعمل، صوفیِ باصفا مرشدِ کامل حضرت الحاج سیّدنا و مولانا طاہر اشرف شاہ اشرفی الجیلانی قدس سرہ

دل کی صفائی۔ مریدین و معتقدین کے ایک بڑے اجتماع کو خطاب فرماتے ہوئے ایک مرتبہ حضرت نے فرمایا۔

• یقین کرو نگاہ مرد مومن سے تقدیریں بدل جاتی ہیں لیکن یہ بھی سن لو اور سمجھ لو کہ مرد مومن کہتے کس کو ہیں مرد مومن وہ ہوتا ہے جو صرف اللہ پر بھروسہ کرتا ہے۔ جس کا توکل صرف اللہ پر ہوتا ہے۔ جس کو صرف اپنے رب کی خوشنودی منظور ہوتی ہے۔ جو اللہ کی راہ میں سب کچھ قربان کر کے بھی کہتا ہے کہ۔

ع حق تو یہ ہے۔ کہ حق ادا نہ ہوا۔

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے • ایمان رکھنے والے لوگ سب سے بڑھ کر اللہ کو دوست رکھتے ہیں —
سورہ توبہ میں ارشاد ہوتا ہے۔ • مومن مرد اور مومن عورتیں یہ سب ایک دوسرے کے رفیق ہیں بھلائی کا حکم دیتے اور برائی سے روکتے ہیں۔ نماز قائم کرتے ہیں، زکوٰۃ دیتے ہیں، اور اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کرتے ہیں یہ وہ لوگ ہیں جن پر اللہ کی رحمت نازل ہو کر رہے گی۔ یقیناً اللہ سب پر غالب اور حکیم و دانا ہے •

یہ ہے مرد مومن کی تعریف اور شان —— ایسے مرد مومن آج بھی موجود ہیں لیکن تم انہیں دیکھ نہیں پاتے اگر دیکھ لیتے ہو تو پہچان نہیں سکتے۔ اور یہ تمہارا اپنا قصور ہے۔ اور سچ تو یہ ہے کہ تم مرد مومن کو پہچان ہی نہیں سکتے۔ صرف وہی لوگ اللہ کے نیک بندوں سے فیض حاصل کر سکتے ہیں اور اس دنیا کی غلاظتوں سے اپنے آپ کو محفوظ رکھ کر اپنی عاقبت سنوار سکتے ہیں۔ جو شکوک و شبہات کو دل میں جگہ دینے کی بجائے حق کو جانتے، حق کو سمجھتے اور حق پر

عمل پیرا ہونے کیلئے اپنے آپ کو دل و جان سے پیش کر دیتے ہیں اور حق پسند و حق گو بزرگوں کی خدمت اپنا فرض اولین سمجھتے ہیں لہٰذا تم بھی اپنے دل کو صاف کرو حق کو جاننے حق کو سمجھنے اور حق پر عمل پیرا ہونے کیلئے اپنے پیر و مرشد کا دامن تھام لو قرآن و حدیث کو اپنے دل میں جگہ دو اور بزرگوں کی تعلیمات پر عمل کرو اسی میں نجات ہے۔ اسی میں فلاح ہے۔ اور اسی میں فائدہ ہے۔

عشق حقیقی بہ سنہ [illegible]ء میں بمبئی اور اس کے گرد و نواح کے تبلیغی دورے پر اعلیٰحضرت روانہ ہوئے حضرت کا یہ دورہ عام دوروں کی نسبت بہت زیادہ اہمیت کا حامل تھا۔ جس کی واحد وجہ یہ تھی۔ کہ حضرت نے اپنا زیادہ تر وقت بمبئی کے تعلیم یافتہ، مغرب زدہ اور عقل و خرد کے متوالوں میں تبلیغ کرتے ہوئے صرف کیا۔ اور اس کے نہایت حوصلہ افزاء نتائج سامنے آئے اسی دورے میں ایک مرتبہ معززین شہر نے ایک اجتماع کا اہتمام کیا جس میں ہر طبقے کے لوگ شریک ہوئے اس اجتماع میں حضرت نے جو معرکۃ الآرا تقریر فرمائی۔ اس کا ایک اقتباس ملاحظہ ہو۔ " ہم میں سے کوئی بھی یہ دعوے نہیں کر سکتا۔ کہ وہ عقل کل کا مالک ہے۔ اور پھر یہ بھی ضروری نہیں کہ عقل جسے تسلیم کرے وہ صحیح ہو۔ عقل ناقص بھی ہو سکتی ہے ابو جہل و ابو لہب کو بھی یہ دعویٰ تھا۔ کہ عقلمند و دانشور ہیں۔ اسی طرح محض بصارت کو بھی وہ مقام نہیں دیا جا سکتا جو حق کو دیکھنے کا واحد ذریعہ ہو۔ نگاہ بھی دھوکا کھا سکتی ہے۔ بلکہ اکثر دھوکا کھاتی ہے۔ لیکن عشق اور بصیرت جو دراصل عقیدت و محبت اور ایثار و خلوص کے دوسرے نام ہیں کبھی دھوکا نہیں کھا سکتے۔ اور نہ ہی دھوکا دے سکتے ہیں اور نہ کبھی غلط رہنمائی کر سکتے ہیں۔

لہٰذا اپنے اندر عشق پیدا کیجئے ــــ عشق الٰہی ــــ عشق رسول صلی اللہ علیہ وسلم ــــ عشق قرآن ــ عشق حدیث ــ عشق صحابہؓ ــ عشق اولیاء ــــ اور بصارت سے زیادہ بصیرت پر اعتماد کیجئے۔ جذبہ عشق اور نور بصیرت بزرگوں کی صحبت اور پیر و مرشد کی خدمت سے حاصل ہوتا ہے۔ یہ حقیقی اور عظیم دولت روپے پیسے کے بل بوتے پر یا عقل و خرد کی کوششوں سے یا کالج و یونیورسٹی کی ڈگریوں سے حاصل نہیں ہو سکتی۔ آپ لاکھ لندن و پیرس کا طواف کر لیں۔ آپ لاکھ فلسفہ و منطق پڑھ لیں۔ آپ لاکھ سرمایہ دار بن جائیں عشق حقیقی اور نور بصیرت سے

کبھی مالا مال نہیں ہو سکتے۔ یاد رکھیے۔ ؎

وہی ہوتا ہے، بزرگوں کی نظر سے پیدا

اگر حقیقی کامیابی مقصود ہے۔ اگر حقیقی دولت چاہیے۔ اگر حقیقی منزل مقصود تک پہنچنا ہے۔ تو پھر تلاش کرو ان لوگوں کو جو اللہ کے محبوب ہیں۔ دامن پکڑو ان لوگوں کا جو قرآن و حدیث کی اعلاء کردار پر پوشیدہ اترے ہیں۔ جوتیاں سیدھی کرو۔ ان لوگوں کی جو ہزار مشکلات کے باوجود نیکی کے پھیلانے اور بدی کو روکنے میں مصروف ہیں۔ اسی میں تمہارا فائدہ ہے۔

صدقہ وخیرات :- مریدین و معتقدین کے ایک اجتماع میں آپ نے فرمایا۔ "اللہ کی راہ میں جتنا زیادہ خرچ کرو گے۔ اتنے ہی زیادہ فائدے میں رہو گے یہی صدقہ و خیرات آخرت میں تمہارے کام آئیں گے۔ جو لوگ دنیوی معاملات اور اپنی ذات پر روپیہ پانی کی طرح بہاتے ہیں لیکن اللہ کی راہ میں خرچ کرتے ہوئے دل میں تنگی محسوس کرتے ہیں۔ وہ سخت گھاٹے میں ہیں۔ اللہ تعالیٰ سورہ بقرہ میں ارشاد فرماتا ہے۔ "اے ایمان والو! اس اضطراب انگیز دن یعنی قیامت کے آنے سے پہلے ہمارے دیئے ہوئے میں سے کچھ فی سبیل اللہ خرچ کرو۔ وہ قیامت کا دن ایسا ہوشربا دن ہے کہ اس میں نہ خرید و فروخت ہو گی۔ اور نہ کسی کی دوستی کام آئے گی اور نہ کسی کی سفارش۔"

دنیا دکھاوا ثواب ضائع کردیتا ہے :- ایک اور موقعہ پر حضرت نے فرمایا۔ "اکثر لوگ ایسے ہیں۔ جو اللہ کی راہ میں خرچ تو کرتے ہیں لیکن دکھا دکھا کر اور دنیا والوں کو جتا جتا کر۔ ایسے لوگ بھی سخت گھاٹے میں ہیں ان لوگوں کو حقیقت میں ان کے صدقہ و خیرات کا کوئی اجر نہیں ملے گا۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ سے جزا کی، انہوں نے امید ہی نہیں رکھی۔ اگر وہ اللہ سے جزا کی امید رکھتے تو دنیا والوں کو اپنے صدقہ و خیرات دکھا دکھا کر دنیا والوں سے داد تحسین وصول کرنے کی خواہش نہ کرتے اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے "اے ایمان والو ــــ اپنے صدقات وخیرات کو احسان جتا جتا کر

اس شخص کی طرح برباد نہ کرو۔ جو لوگوں کو دکھانے کے لئے مال خرچ کرتا ہے۔" ایک اور جگہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔ "جو لوگ اپنا مال دن رات پوشیدہ اور ظاہر طور پر اللہ کی راہ میں خرچ کرتے ہیں ان کے اعمال حسنہ کا ثواب ان کے پروردگار کے ہاں انہیں ملے گا۔

ناپائیدار زندگی :۔ "موت کا جب کوئی وقت معین نہیں تو پھر یہ سمجھو۔ کہ ہر لمحے موت سامنے کھڑی ہے۔ کسی وقت بھی ہم موت کی آغوش میں ہمیشہ ہمیشہ کی نیند سو سکتے ہیں۔ یہی ایک چیز ایسی ہے۔ جس پر اگر ہم پوری طرح غور و فکر کریں۔ اور اپنی ناپائیدار زندگی کی حقیقت کو سمجھ لیں تو کسی وقت بھی یاد خدا سے غافل نہ رہیں۔

عقیدے کی پختگی :۔ مریدین و معتقدین کے ایک عظیم اجتماع میں جو کلکتہ ۷۶ء میں منعقد ہوا تھا۔ اور جس میں کلکتہ، موضع پریا۔ ضلع مونگھیر، موضع سے گوڑ، ڈھاکہ۔ چٹاگانگ اور گرد و نواح کے قریباً تمام ہی مریدین و معتقدین جمع تھے۔ حضرت نے فرمایا۔

"میں اپنے مریدین و معتقدین کو سب سے بڑی نصیحت یہ کرنا چاہتا ہوں۔ کہ خدا و رسول قرآن و حدیث، صحابہ کرام، صوفیائے عظام، اولیاء اللہ اور اپنے پیر و مرشد کے معاملات میں ذرہ بھر بھی اپنے دلوں میں شکوک و شبہات نہ پیدا کریں۔ دوسرے لفظوں میں یہ کہ اپنا عقیدہ پختہ رکھیں اگر عقیدہ پختہ ہے تو صراط المستقیم سے نہیں بھٹک سکتے۔ اللہ کا فضل و کرم، حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی نظر عنایت اور بزرگوں کی دعائیں تمہارے شامل حال رہیں گی بصورت دیگر تمہارے عقیدہ کی پختگی میں کوئی شک و شبہ نہیں رہے گا۔ اور اگر تم بھٹک گئے۔ تو تمہاری دنیا بھی خراب ہو گی۔ اور آخرت بھی۔ سب سے زیادہ فکر آخرت کی کرو۔ اس دنیا کی کوئی حقیقت نہیں ہے۔ اپنے اعمال درست کرو اپنا عقیدہ پختہ رکھو۔ اسی طرح ایمان سلامت رہ سکتا ہے۔

موت کسی کو مہلت نہیں دیتی :۔ اسی اجتماع میں حضرت نے فرمایا۔

موت سے فرار ممکن نہیں ہے۔ اور موت کا کوئی وقت معین نہیں دوسرے لفظوں میں یہ کہ موت کا ذائقہ ہمیں بہر حال چکھنا ہے۔ لیکن وقت کا تعین نہ کبھی ہوا ہے۔ نہ کبھی ہو سکتا ہے۔ اور نہ کبھی ہو سکے گا۔ یہی ایک چیز ایسی ہے۔ جو انسان کو راہ راست پر چلانے کے لئے کافی ہے۔ لیکن کتنی بدبختی ہے۔ انسان کی کہ وہ جان بوجھ کر غلط راہوں پر چلتا ہے۔ اور دل میں یہ سمجھ بیٹھتا ہے۔ کہ مرنے سے پہلے توبہ کر لوں گا۔ حالانکہ وہ اچھی طرح جانتا ہے کہ موت کسی کو مہلت نہیں دیتی۔

تصورِ موت :۔ اس اجتماع کی تقریر کا ایک اقتباس اور ملاحظہ فرمایئے۔

گناہوں سے بچنے اور صحیح راہ پر چلنے کے لئے اور کچھ نہیں تو صرف تصورِ موت ہی کافی ہے تصورِ موت تصورِ آخرت کی طرف رہنمائی کرتا ہے۔ اور تصورِ آخرت انسان کو ذہن نشین کراتا ہے۔ کہ اسے ایک بزرگ و برتر ہستی کے سامنے پیش ہونا ہے۔ اور اپنے اعمال کی سزا و جزا پانی ہے۔ اللہ تعالےٰ اپنے کلام پاک میں ارشاد فرماتا ہے۔ کہ " اس دن سے ڈرو۔ جس دن تم اللہ کی طرف لوٹائے جاؤ گے۔ پھر ہر شخص کو اس کی کمائی یعنی اعمال کا پورا پورا بدلہ دیا جائے گا۔ اور ان پر کچھ بھی ظلم نہیں کیا جائے گا۔ یعنی نیکیاں کم کی جائیں گی۔ نہ گناہ بڑھائے جائیں گے۔

اخلاقِ حسنہ :۔ حضرت مریدین و معتقدین کی تربیت پر خاص توجہ فرماتے تھے۔ ایک موقع پر فرمایا۔

" اچھا اخلاق انسان بالخصوص ایک مومن کا زیور ہے۔ اخلاق کا دامن ہاتھ سے کبھی نہ جانے دو۔ اخلاق گیا تو سب کچھ گیا۔ اخلاق وہ قیمتی شے ہے۔ جو تمہاری قدر و قیمت میں اضافہ کرتا ہے۔ اخلاق کے معنی ہیں۔ حسن سلوک۔ میٹھا بول۔ آپس میں میل جول۔ اور محبت و اخوت۔ خلوص و ہمدردی۔ اور محبت کا نہ ٹوٹنے والا رشتہ اچھے اخلاق سے جنم لیتا ہے۔ حضرت انس بن مالکؓ سے روایت کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ——— " تم ہرگز جنت میں نہیں جا سکو گے جب

تک کہ ایمان نہ لاؤ۔ اور تم ہرگز مومن نہیں ہو سکتے۔ جب تک کہ آپس میں محبت نہیں کرو گے۔"
یاد رکھو۔ اسلام دنیا میں اخلاق سے پھیلا ہے اخلاقی قوت سے بڑھ کر دنیا میں کوئی قوت نہیں اپنا
اخلاق بہتر کرو۔ اور اپنے اعلیٰ اخلاق کے ذریعہ دشمن کو بھی اپنا گرویدہ بنا لو۔

خاموش واعظ :۔ ۱۹۵۵ء میں حضرت قبلہ قدس سرہٗ بھارت کے مریدین و معتقدین کشمیر
امرتسر دہلی۔ بمبئی۔ کلکتہ اور ریاست۔ دھولپور اور بھارت کے دیگر علاقوں کے دورے پر تشریف
لے گئے۔ وہاں پہنچ کر بذریعہ تار مجھے بھی وہیں بلوا لیا میں ہوائی جہاز کے ذریعہ بھارت پہنچا اور پورے
دورے میں ساتھ رہا۔ کلکتہ کے ایک جلسہ عام میں حضرت نے تقریر کرتے ہوئے جو کچھ فرمایا۔ اس کا ایک
اقتباس ملاحظہ ہو۔ " حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے۔ کہ میں نے تم میں
دو واعظ چھوڑے ہیں ایک خاموش ——— دوسرا بولنے والا۔ خاموش واعظ موت ہے
اور بولنے والا واعظ قرآن مجید ——!"

سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس فرمان مبارکہ پر جتنا غور کرو گے۔ حقیقت کھل
کر سامنے آتی جائے گی۔ سیدھی بات یہ ہے۔ کہ موت فی الحقیقت خاموش واعظ ہے ——خاموش
ناصح ہے —— لیکن کن لوگوں کے لئے ——؟

لاپرواہ، بے فکرے، دین سے بے بہرہ اور دنیا کی رنگینیوں میں غرق ہو جانے والوں
کے لئے نہیں بلکہ ان لوگوں کے لئے جو دیندار و ایماندار ہیں۔ جنہیں اپنے دین اور ایمان کی فکر
ہے۔ اور جو دنیا پر دین کو ترجیح دیتے ہیں —— ایسے لوگ موت کو کبھی نہیں بھولتے۔ ان کا
ہر قدم نیکی کی راہ میں اٹھتا ہے۔ وہ دوسروں کی موت سے نصیحت و عبرت حاصل کرتے ہیں
اور اپنی موت کے منتظر رہتے ہیں۔ لہٰذا اپنی موت کو کبھی نہ بھولو۔ اور اپنی اس زندگی
کو عارضی سمجھو۔

دعوائے مسلمانیت :- اس دورے میں جب حضرت قدس سرہ ریاست دھولپور پہنچے۔ تو وہاں آپ کا شاندار استقبال کیا گیا۔ وہاں ایک خاص اجتماع میں آپ نے فرمایا۔

• آج تمہاری مسلمانیت کا عالم یہ ہے۔ کہ تم نہ قرآن و حدیث کا مطالعہ کرتے ہو۔ اور نہ صحابہ کرام کی سیرت کا مطالعہ کرتے رہو۔ اور نہ بزرگان دین کی تعلیمات پر عمل کرتے رہو۔ لیکن پھر بھی یہی کرتے ہو۔ کہ ہم مسلمان ہیں۔ ٹھیک ہے۔ تم مسلمان ہو۔ اور میری دلی دعا ہے، کہ اللہ تمہیں صحیح معنوں میں مسلمان بنائے۔ لیکن موجودہ صورت حال یہ ہے۔ کہ تم نام کے مسلمان ہو۔ کام کے نہیں۔ حقیقی مسلم وہی ہے۔ جو جس بات پر ایمان لائے۔ اس پر عمل بھی کرے۔ اور قرآن و حدیث کو اپنا رہبر و رہنما تسلیم کرے، اقبالؒ نے کیا خوب کہا ہے ؎

گر تو می خواہی مسلماں زیستن

نیست ممکن جز بقرآں زیستن

سورہ بنی اسرائیل میں اللہ تعالےٰ ارشاد فرماتا ہے۔ کہ "حقیقت یہ ہے۔ کہ قرآن وہ راہ دکھاتا ہے جو بالکل سیدھی ہے۔ جو لوگ اسے مان کر بھلے کام کرنے لگیں انہیں یہ بشارت دیتا ہے۔ کہ ان کے لئے بڑا اجر ہے۔ اور جو لوگ آخرت کو نہ مانیں انہیں یہ خبر دیتا ہے۔ کہ ان کے لئے ہم نے دردناک عذاب تیار کر رکھا ہے۔

لہٰذا یاد رکھو کہ جس نے قرآن و حدیث کو چھوڑا۔ اس نے دراصل دین و ایمان سے ہاتھ دھوئے۔ نجات اسی میں ہے۔ کہ قرآن کو پڑھو ـــــ سمجھو اور اس پر عمل کرو۔

اتحاد و اتفاق :- اسی دورے کی ایک اور تقریر کا اقتباس ملاحظہ ہو۔ جو حضرت قبلہ نے بمبئی کے ایک جلسہ عام میں کی تھی۔

• میں اکثر دیکھتا ہوں۔ کہ مسلمان آپس میں دست و گریباں ہیں۔ ایک دوسرے سے

لڑتے جھگڑتے ہیں۔ بھتیجے کو بھائی بھائی کی جان کا دشمن ہے۔ باپ بیٹوں میں جنگ ہے اور عزا و اقربا ایک دوسرے کے مخالف ہیں۔ یہ صورت حال بڑی تشویشناک ہے۔ کیونکہ آپس کے اختلافات نے ہی مسلمانوں کو دنیا میں ناکام و نامراد بنایا اور ان سے عزت و جلال چھینا۔

لڑائی جھگڑا دنگا فساد آپس کی مخالفت اور دشمنی گھر سے رحمت و برکت اٹھا دیتی ہے۔ اگر یہی جھگڑا اور فساد پوری قوم میں پیدا ہو جائے۔ تو پوری قوم اور پورا ملک رحمت و برکت سے محروم ہو جاتا ہے۔

اللہ تعالےٰ کو لڑائی جھگڑا اور فساد پسند نہیں وہ ان لوگوں کو پسند کرتا ہے۔ جو محبت اور اخوت اور امن کو پسند کرتے ہیں۔ مشکوٰۃ شریف کی ایک حدیث ہے۔ جسے حضرت ابوذر غفاری روایت کرتے ہیں۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دن شعب ابو عامر میں اصلاح اخلاق کے متعلق کوئی تقریر فرمائی۔ اس میں ارشاد فرمایا۔

"انسانوں میں اللہ کے نزدیک وہ بہتر ہے۔ جو اپنے احباب سے اچھی طرح پیش آئے اور پڑوسیوں میں وہ اچھا ہے۔ جو اپنے ہمسایوں سے اچھا سلوک کرے۔

اسی طرح مسلم کی ایک اور حدیث ہے۔ جسے حضرت انس بن مالک روایت کرتے ہیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ تم ہرگز جنت میں نہیں جا سکو گے۔ جب تک کہ ایمان نہ لاؤ۔ اور تم ہرگز مومن نہیں ہو سکتے۔ جب تک کہ آپس میں محبت نہیں کرو گے۔"

اس لئے لڑائی جھگڑوں سے پرہیز کرو۔ آپس میں محبت و اخوت کا رشتہ قائم کرو۔

محبت واخوت اللہ کو پسند ہے ۔ [illegible]ء کی ابتداء میں اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے ڈھاکہ اور چٹاگانگ اور گرد و نواح کا تبلیغی دورہ فرمایا۔ مریدین و معتقدین کے علاوہ دیگر معززین نے آپ کا نہایت شاندار استقبال کیا۔ پورے دورے میں حضرت نے وعظ اور تبلیغ کے ذریعے

خدا اور رسول کا پیغام اور تعلیمات لوگوں تک پہنچائیں۔ وعظ و تبلیغ کا یہ سلسلہ اتنا موثر ثابت ہوا کہ وہاں ہزاروں افراد نے آپکے دست مبارک پر بیعت کی۔ اور ہزاروں ہی افراد نے اپنا ذاتی محاسبہ کر کے دین کی طرف رجوع کیا۔ ہندوؤں کا ایک پورا خاندان حضرت قبلہ قدس سرہ کی تقریر اور روحانی عظمت دیکھ کر اسلام کی عظمت کا قائل ہوا۔ اور مشرف بہ اسلام ہوا۔

چٹاگانگ کے ایک نواحی علاقہ میں حضرت کو بطور خاص مدعو کیا گیا۔ یہاں دو خاندانوں میں پشت ہا پشت سے لڑائی جھگڑے چلے آرہے تھے۔ اور نوبت قتل و غارت تک پہنچ چکی تھی۔ حضرت قبلہ نے ان دونوں خاندانوں کو بلایا۔ اور ان کے سامنے مسلسل تین گھنٹے تقریر فرمائی۔ اس وقت عالم یہ تھا۔ کہ پورے اجتماع میں سناٹا چھایا ہوا تھا۔ اور سامعین کی آنکھوں سے آنسو رواں تھے۔ جس وقت حضرت نے تقریر ختم کی تو دونوں خاندان اٹھے اور ایک دوسرے سے بغلگیر ہو گئے۔ اس کے بعد ان دونوں خاندانوں میں اس قدر اتحاد و اتفاق ہوا کہ ان کا اتفاق ضرب المثل بن گیا اس معرکۃ الآرا تقریر کا ایک اقتباس ملاحظہ فرمائیے۔ "لڑائی جھگڑا اور فساد اور خون خرابہ جس کسی نے بھی اس کو اپنا شغل بنایا۔ اللہ کا غضب اور اللہ کی لعنت اس پر ہوئی۔ وہ دنیا میں بھی ذلیل ہوا اور آخرت میں بھی ذلیل ہوگا۔ ایسے لوگوں کے لئے رحمت و برکت کے دروازے بند کر دیئے جاتے ہیں۔ یاد رکھو! لڑائی اور فساد کرنے والے کسی کا کچھ نہیں بگاڑتے۔ بلکہ سب کچھ اپنا ہی بگاڑتے ہیں نقصان ہوتا ہے۔ تو ان ہی کا ہوتا ہے۔ ذلیل ہوتے ہیں تو وہ خود ہوتے ہیں۔ یہ ذلت بڑھتے بڑھتے اس مقام تک پہنچ جاتی ہے۔ جہاں وہ بالکل ہی ذلیل و رسوا ہو جاتے ہیں۔ اور ایک وقت ایسا بھی آجاتا ہے۔ جب وہ اپنی نااتفاقی کی بدولت دوسرے کے نوکر اور غلام بن کر رہ جاتے ہیں۔

یاد رکھو! اتفاق میں برکت ہے۔ اتحاد اللہ کو پسند ہے۔ محبت اور اخوت میں بھلائی ہے۔ ایثار و قربانی میں فلاح ہے۔ خلوص و ہمدردی میں کامیابی ہے۔ اور اس کے برعکس تباہی ہی تباہی ہے۔ حضرت عبداللہ بن عمرؓ

سے روایت ہے۔ کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دن بیت العاصم میں اسلامی وحدت پر پرزور تقریر فرمائی۔ اس میں ارشاد فرمایا۔

• ایک مسلمان دوسرے مسلمان کا بھائی ہے۔ پس اس پر ظلم نہ کرو۔ اور جو اپنے بھائی مسلمان کی حاجت روائی میں مشغول ہوگا۔ اللہ تعالیٰ اس کی حاجت برآری میں مصروف ہوگا۔ اور جو کسی مسلمان کی سختی اور تکلیف دور کرے گا۔ حق سبحانہٗ وتعالیٰ قیامت کی تکلیفوں میں سے اس کی تکلیفوں کو دور کرے گا۔

ایک اور حدیث ہے۔ جس کے راوی حضرت سلمان فارسیؓ ہیں۔ اس میں ارشاد ہوتا ہے کہ مومن دوسرے مومن کے لئے مثل بنیاد کے ہے۔ کہ اس کی ایک اینٹ دوسری اینٹ کو سہارا دیتی ہے اسی طرح ایک اور حدیث مبارک ہے۔ ارشاد ہوتا ہے تم میں سے کوئی شخص ایماندار نہ ہوگا۔ یہاں تک کہ اپنے مسلمان بھائی کے لئے بھی وہی کچھ نہ چاہے۔ جو اپنے لئے چاہتا ہے۔ اس لئے مسلمانو! خدا کے غضب سے ڈرو۔ اور ایک دوسرے کے دشمن نہ بنو۔ ایک دوسرے کے خون کے پیاسے نہ بنو ورنہ اللہ تعالیٰ کا غصہ تم پر نازل ہوگا۔ اللہ تعالیٰ کی رحمت کے حقدار بنو۔ اور یہ اسی وقت ممکن ہے۔ جب تم آپس میں محبت واخوت سے رہوگے۔

حلقۂ اشرفیہ سے منسلک ہوکر دین کی تبلیغ و اشاعت کیجئے یہی توشۂ آخرت ہے۔

اقوالِ عالیہ

مظاہر کیجہ اشرفیہ

حقیقت ابدی ___

○ آپ اکثر فرمایا کرتے تھے کہ :- اگر تم اس حقیقت کو ہمیشہ پیش نظر رکھو کہ تمہیں کسی وقت بھی موت آسکتی ہے۔ اور جب آجائیگی تو ٹلے گی نہیں۔ تو صراط مستقیم سے کبھی نہ بھٹکو

انسان کا غرور و تکبر ___

○ ایکمرتبہ ارشاد فرمایا " ایک طرف تو اس ناپائیدار زندگی کو دیکھتا ہوں دوسری طرف انسان کے غرور اور تکبر اور غفلت و لاپرواہی کو ___ پھر حیران ہو جاتا ہوں۔ کہ آخر یہ سب کچھ کس بل بوتے پر ہے ... کیا واقعی انسان بالکل عقل کا اندھا ہو گیا ہے۔ ؟؟

آخرت کا کام ___

○ دنیا کی عزت، دنیا کی دولت، دنیا کا جاہ و جلال اور دنیا کی عظمت دنیا ہی میں رہ جائیگی کام وہ کرو جو آخرت میں کام آئے اور تمہاری مغفرت کا سبب بنے۔

کامیابی کا راز ___

○ اگر تمہاری زبان دل کی رفیق نہیں یعنی دل میں کچھ ہے۔ اور زبان پر کچھ۔ تو پھر کامیابی اور بھلائی کی توقع فضول ہے۔ دل کو زبان کا اور زبان کو دل کا رفیق بنا دو ___ تم سے بڑھ کر کامیاب و کامران کوئی نہ ہوگا۔

○ لالچی انسان کچھ حاصل کرنے کی بجائے بہت کچھ گنوا دیتا ہے۔

○ حاسد انسان اپنے اوپر مسلسل ظلم و ستم ڈھاتا رہا۔

○ خوشامد کرنے والا انسان اپنی اصل حقیقت سے دوسروں کو خود آگاہ کرتا ہے۔

○ خود غرض انسان دوسروں کا کچھ بھی نہیں بگاڑتا، وہ اپنے عمل سے اپنی تباہی کے سامان خود پیدا کرتا ہے۔

- غیبت سے بچو ورنہ پچھتاؤ گے۔ کیونکہ غیبت کرنے والا ہمیشہ ذلیل ہوتا ہے۔ اور اس پر کوئی اعتبار نہیں کرتا۔
- بزرگوں کی عزت و خدمت میں ہی رحمت و برکت ہے۔
- چھوٹوں پر شفقت کرو تاکہ وہ بھی تم سے محبت کریں۔
- شرم و حیا مومن کا زیور ہے۔ ایماندار شخص بے شرمی اور بے حیائی سے نفرت کرتا ہے۔
- ننگے سر کھانا کھانے سے برکت اڑ جاتی ہے۔
- مرغن غذائیں کھاؤ اور قیمتی کپڑے پہنو تو غریب لوگوں کا بھی خیال کر لو۔ شاید تمہیں کچھ شرم بھی آجائے۔
- لالچ و ہوس بالآخر انسان کو ذلیل و رسوا کر دیتی ہے۔!
- ہر ایک سے اخلاق کے ساتھ پیش آؤ۔ خواہ وہ مسلمان ہو یا غیر مسلم کیونکہ خداوند تعالیٰ کا حکم بھی ہے اور سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیم یہی ہے۔
- خدا کا نام لو تو زبان ہی سے نہیں دل سے بھی لو۔ پھر دیکھو وہ تمہاری شہ رگ سے بھی قریب ہو جائے گا۔
- اپنے ہی جیسے انسانوں سے رزق مانگو گے۔ تو بھوکے مرو گے۔ عزت چاہو گے تو ذلیل ہو گے۔
- نہ معلوم انسان خدا کو کیوں بھول جاتا ہے۔ جبکہ خدا اس کو اس وقت بھی نہیں بھولتا۔ جب یہ خدا کی نافرمانی کر رہا ہوتا ہے۔
- اللہ پر بھروسہ کرو گے تو دنیا بھر کے بھروسوں سے بے نیاز ہو جاؤ گے۔
- نماز پابندی سے پڑھا کرو اللہ تعالیٰ اس سے بہت خوش ہوتا ہے۔
- غریبوں کی مدد کرو۔ اللہ تمہاری مدد کرے گا۔

- والدین کی خدمت کرو اللہ تمہارے درجات بلند کرے گا۔
- بزرگوں کی صحبت کا فیض ہزار کتب کے مطالعے سے بے نیاز کر دیتا ہے۔
- پیر کامل اور مرشد حقیقی کی نشانی یہ ہے۔ کہ وہ تمہیں قرآن و حدیث کی نصیحت کرے اور خدا اور اس کے پیارے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کی تلقین کرے۔
- ان لوگوں سے بچو جو اپنے آپ کو بہت زیادہ قابل اور عالم و فاضل سمجھتے ہیں۔ کیونکہ ایسے لوگ بڑے خطرناک ہوتے ہیں۔
- سب سے بڑا جاہل وہ ہے۔ جس نے اپنے آپ کو بہت بڑا عالم سمجھا جبکہ وہ عالم نہیں ہے۔
- طریقت اور شریعت کا چولی دامن کا ساتھ ہے۔ وہ لوگ گمراہ ہیں۔ جو شریعت و طریقت کو دو مختلف چیزیں سمجھتے ہیں۔
- تمہارے سامنے اگر کوئی کسی بات کا دعویدار بنے تو اس کے قول سے زیادہ اس کے فعل سے اسے پرکھنے کی کوشش کرو۔
- صحیح معنوں میں عالم وہ ہوتا ہے۔ جو علم حاصل کرے اس پر عمل بھی کرے۔
- مرشد کامل کا مل جانا ایک نعمت عظمیٰ سے کم نہیں۔
- جس کو مرشد کامل مل جائے۔ اور وہ اس کی خدمت نہ کرے۔ تو اس سے بڑھ کر بدقسمت کوئی نہیں۔

—— ٥ ——

راہِ نجات

(حصہ اوّل)

مرتبہ:۔ الحاج سید احمد اشرف شاہ جیلانی

۲۲ صفحات کے اس مختصر کتابچے میں قرآن کریم کی متبرک آیات اور احادیث مقدسہ کے سلیس اردو ترجمے کے علاوہ صحابہ کرام رض اولیائے عظام اور صوفیا کے اقوال و ارشادات کو یکجا کردیا گیا ہے۔ نیز قطعے و لطائف بھی درج ہیں۔

آج ہی طلب کیجئے۔ قیمت ۲۵ پیسے

ارشاداتِ عالیہ
طاہریہ اشرفیہ

مرتبہ:۔ الحاج سید احمد اشرف شاہ جیلانی

پیر طریقت حضرت سیدنا طاہر اشرف جیلانی رح کے اقوال زریں۔ ارشادات عالیہ اور افکار متبرکہ کو یکجا کردیا گیا ہے۔ یہ ایک بہترین کتاب ہے جو تعلق باللہ قائم کرنے کے لئے بڑی ضروری ہے۔ آج ہی خرید لیجئے۔ کاغذ عمدہ۔

سرورق آرٹ پیپر۔ صفحات ۴۴ قیمت ۵۰ پیسے

راہِ نجات

(حصہ دوم)

مرتبہ:۔ الحاج سید احمد اشرف شاہ جیلانی

خداوند قدوس کے احکامات، حضور اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے ارشادات، صحابہ کرام و صوفیائے عظام کے اقوال کا ایک حسین و گرانقدر مجموعہ جس کا مطالعہ فی الحقیقت نجات کی راہ دکھاتا ہے۔

اس کتاب کی ایک خصوصیت یہ بھی ہے کہ اس میں حضرت سید اشرف جہانگیر سمنانی رحمۃ اللہ علیہ کی سوانح حیات و فرمودات اور پیر طریقت حضرت سیدنا طاہر اشرف شاہ جیلانی رح کے اقوال بھی جمع کردیے گئے ہیں۔ ہر مسلمان کے لئے ایک ضروری کتاب ہے اور ہر مسلمان کے گھر کی زینت۔

کاغذ عمدہ۔ صفحات ۱۰۰

سرورق۔ آرٹ پیپر

قیمت

ایک روپیہ

مکتبہ طاہریہ اشرفیہ اشرف آباد کراچی